E-Content

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India

Subject / Course - B.A.

Paper : **Tareekh-e-Hind (1526-1947)**

Module Name/Title : **1857 Ki Baghawat**

DEVELOPMENT TEAM	
CONTENT	DDE SLM/ Dr. Salma Ahmed Farooqui
PRESENTATION	Dr. Salma Ahmed Farooqui
PRODUCER	Rafiq-ur-Rahman

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India
//imcmanuu

اکائی 14 . 1857ء کی بغاوت

ساخت

14.0 مقاصد
14.1 تمہید
14.2 بغاوت کے اسباب
14.2.1 سیاسی اسباب
14.2.2 سماجی اور مذہبی اسباب
14.2.3 معاشی اسباب
14.2.4 فوجی اسباب
14.2.5 فوری سبب
14.3 بغاوت کے واقعات
14.4 بغاوت کی ناکامی کے اسباب
14.5 بغاوت کی نوعیت
14.6 بغاوت کے اثرات
14.7 خلاصہ
14.8 اپنی معلومات کی جانچ: نمونہ جوابات
14.9 نمونہ امتحانی سوالات
14.10 سفارش کردہ کتابیں

14.0 مقاصد

اس اکائی کو مکمل کرلینے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ

1۔ 1857ء کی بغاوت کے اسباب کو سمجھ سکیں۔
2۔ بغاوت کے واقعات کو سمجھ سکیں۔
3۔ بغاوت کی ناکامی کے اسباب کو سمجھ سکیں۔
4۔ بغاوت کی نوعیت کو سمجھ سکیں۔

14.1 تمہید

1857ء کی عظیم بغاوت جدید ہندوستان کی تاریخ کا ایک اہم واقعہ ہے۔ جنگ پلاسی کے مکمل سو سال بعد اس بغاوت کے ذریعے ایسٹ انڈیا کمپنی کی بنیادیں ہل گئیں۔ اس کے نتیجے میں کمپنی کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور ہندوستانی علاقوں پر تاج برطانیہ کی حکومت قائم ہو گئی جو نسبتاً ایک ذمہ دار انتظامیہ تھا۔ ہندوستان میں کمپنی کی حکومت نے صرف فتوحات اور استحصال سے کام لیا تھا۔ 1857ء کی بغاوت سے پچاس سال قبل کا دور فتوحات اور الحاق کی حکمت عملی کے لیے تیز تر عہد تھا۔ جس کے سبب ہندوستانیوں کی معمول کی زندگی میں خلل اندازی ہوتی رہی۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ علاقوں کو فتح کرنا آسان ہے لیکن منظم طریقے سے ملک کے نظم ونسق کو چلانا مشکل کام ہے۔ ہندوستانیوں نے کئی بار انگریزوں کے خلاف اپنی خفگی اور نفرت کے مظاہرے کیئے۔ 1804ء میں ضلع چتور (آندھرا) کے پالیگار (Palegars) قبیلہ نے کمپنی کے خلاف بغاوت کی اور پیشکش (Peishcuss) یعنی مقرر کردہ سالانہ مال گزاری دینے سے انکار کر دیا۔ اس واقعہ کے دو سال بعد کمپنی کے خلاف ویلور میں بغاوت برپا ہوئی اور کئی یورپی فوجی عہدہ دار قتل کر دیے گئے۔ بغاوتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ 1816ء میں بریلی میں شورش ہوئی۔ 1831 تا 1833ء میں کولے (Kole) کے مقام پر بغاوت برپا کی گئی۔ کانگڑا (Kangra) اور جسوار (Jaswar) کے راجاؤں نے 1843ء میں بغاوت کردی۔ 1846ء میں کویل کنٹلا (Koil Kuntla) کے مقامی سردار نرسمہا ریڈی نے کھلے طور پر انگریزوں کے خلاف اپنی ناراضگی کا دلیری سے اظہار کیا۔ کاشت کار قبیلے بھی بے چینی کا شکار تھے۔ مثلاً 1855ء میں سنتھال (Santhal) قبیلے کی بغاوت انگریزی راج کے خلاف ان کی نفرت کا اظہار تھی۔ ان تمام بغاوتوں میں سب سے بڑی اور سب سے اہم بغاوت وہ ہے جو 1857ء میں ہوئی۔

14.2 بغاوت کے اسباب

1857ء کی بغاوت کی جڑیں بہت گہری تھیں۔ برسہا برس سے جاری ناانصافیاں اور زیادتیاں اس کے اسباب مانے جاتے ہیں۔ مختلف اسباب کی اس طرح درجہ بندی کی گئی ہے۔ سیاسی اسباب، سماجی اسباب، مذہبی اسباب، معاشی اسباب اور فوجی اسباب۔

14.2.1 سیاسی اسباب

ایشوری پرشاد کے الفاظ میں "ڈلہوزی نے شاہی گھرانوں کو راستے سے ہٹانے میں شدت کا مظاہرہ کیا۔ جس کے نتیجے میں سماجی اور معاشی نظام انتشار کا شکار ہو گیا اور برق رفتاری کے ساتھ سیاسی بے چینی پھیلی جو اس عظیم بغاوت کے ذریعے ظاہر ہوئی"۔ دراصل ڈلہوزی کی الحاق کی حکمت عملی (Annexation Policy) حکمراں شہزادوں کے دلوں میں

شکوک اور شبہات کا باعث بنی اور وہ تمام بے چینی کا شکار ہوگئے۔ متبنی کرنے کے حق (Right of Adoption) سے ہندو حکمرانوں کو محروم کردیا گیا تھا۔ ستارا (Satara) جیت پور (Jaitpur)، سنبھل پور (Sambhalpur) بھاگٹ (Bhagat)، اودے پور (Udaipur)، جھانسی (Jhansi) اور ناگپور کی ریاستوں کے الحاق سے ہندوؤں میں ناراضگی پیدا ہوئی۔ کرناٹک کے نواب اور تنجور کے راجا کے خود مختارانہ موقف کو ختم کردیا گیا۔ پیشوا باجی راؤ دوم کے متبنی لڑکے (AdoptedSon) کا وظیفہ بند کردیا گیا۔ انگریزوں کے وفادار حکمراں بھی اپنے مستقبل کے لیے خطرہ محسوس کرنے لگے اور آئندہ اپنی بقا کے لیے فکر مند ہوئے۔ الحاق کے تعلق سے عام لوگوں کا خیال یہ تھا کہ الحاق اصول بازگشت (Doctrine of Lapse) کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایسٹ انڈیا کمپنی کی تمام اخلاقی اقدار کی پامالی کا نتیجہ ہے۔

کمپنی کی جانب سے یہ اعلان کہ مغل شہنشاہ بہادر شاہ دوم کی وفات کے بعد ان کے جانشین لفظ شہنشاہ کے خطاب کو استعمال کرنے کے حقدار نہیں ہوں گے اور نیز ان کو لال قلعہ (RedFort) کا بھی تخلیہ کرنا ہوگا ہندوستانی مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کا باعث بنا۔ اودھ کی ریاست کے الحاق کے سبب جو ڈلہوزی کے دور میں ہوا ہزاروں امرا، معززین، عہدہ دار اور سپاہی روزگار سے محروم ہوگئے۔ انگریزوں نے ان کے متبادل روزگار کا کوئی بندوبست نہیں کیا۔ انگریزوں نے زمینداروں اور تعلقداروں کی جائیداد ضبط کرلی۔ جس کے سبب اودھ کے تمام طبقات میں بے اطمینانی کی فضا پھیل گئی۔ جن ریاستوں کا الحاق (Annexation) ہوچکا تھا وہاں کی فوجوں کو برطرف کردیا گیا۔ اور ہزاروں خاندان آمدنی کے ذریعوں سے محروم ہوگئے جس کے باعث انگریزوں کے خلاف نفرت پھیل گئی۔

14.2.2 سماجی اور مذہبی اسباب

یہ ایک کہاوت ہے کہ لوگ جسمانی زیادتیوں اور سیاسی ناانصافی کو برداشت کرلیتے ہیں لیکن سماجی عدم مساوات اور مذہبی ایذارسانی سے ضمیر بیدار ہوتا ہے۔ ایسا ہی کچھ ہندوستان میں بھی ہوا۔ انگریزوں کی حکومت نے عوام کی سماجی اور مذہبی زندگی میں مداخلت شروع کی۔ ستی (Sati) کی رسم ختم کردی گئی۔ بچپن کی شادی، بچہ کشی (Infanticide)، کثرت ازدواج (Polygamy) پر امتناع عائد کردیا گیا۔ بیوہ کی دوسری شادی قانونی طور پر جائز قرار دی گئی۔ عیسائی تبلیغی جماعتوں نے ہندوؤں اور مسلمانوں میں عیسائیت کا پرچار کیا اور لوگ تبدیلی مذہب کا شکار ہوئے۔ عیسائی تبلیغی جماعتوں نے اسلام اور ہندو دھرم پر شدید تنقیدیں کیں۔

ایسٹ انڈیا کمپنی کی مجلس نظما (Boardof Directors) کے صدر مسٹر منگیل (Mangel) نے دارالعوام (House of Commons) میں یہ اعلان کیا، خدا کی مشیت (مرضی) سے مملکت ہندوستان، انگلستان کے سپرد کی گئی ہے تاکہ حضرت عیسیٰ کی فتح کا پرچم ہندوستان کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک لہراتا نظر آئے"۔ مشنریوں (تبلیغی جماعتوں) کو تمام سہولتیں دی گئیں۔ اس زمانے میں یہ افواہ گرم تھی کہ لارڈ کیننگ (LordCanning) کو

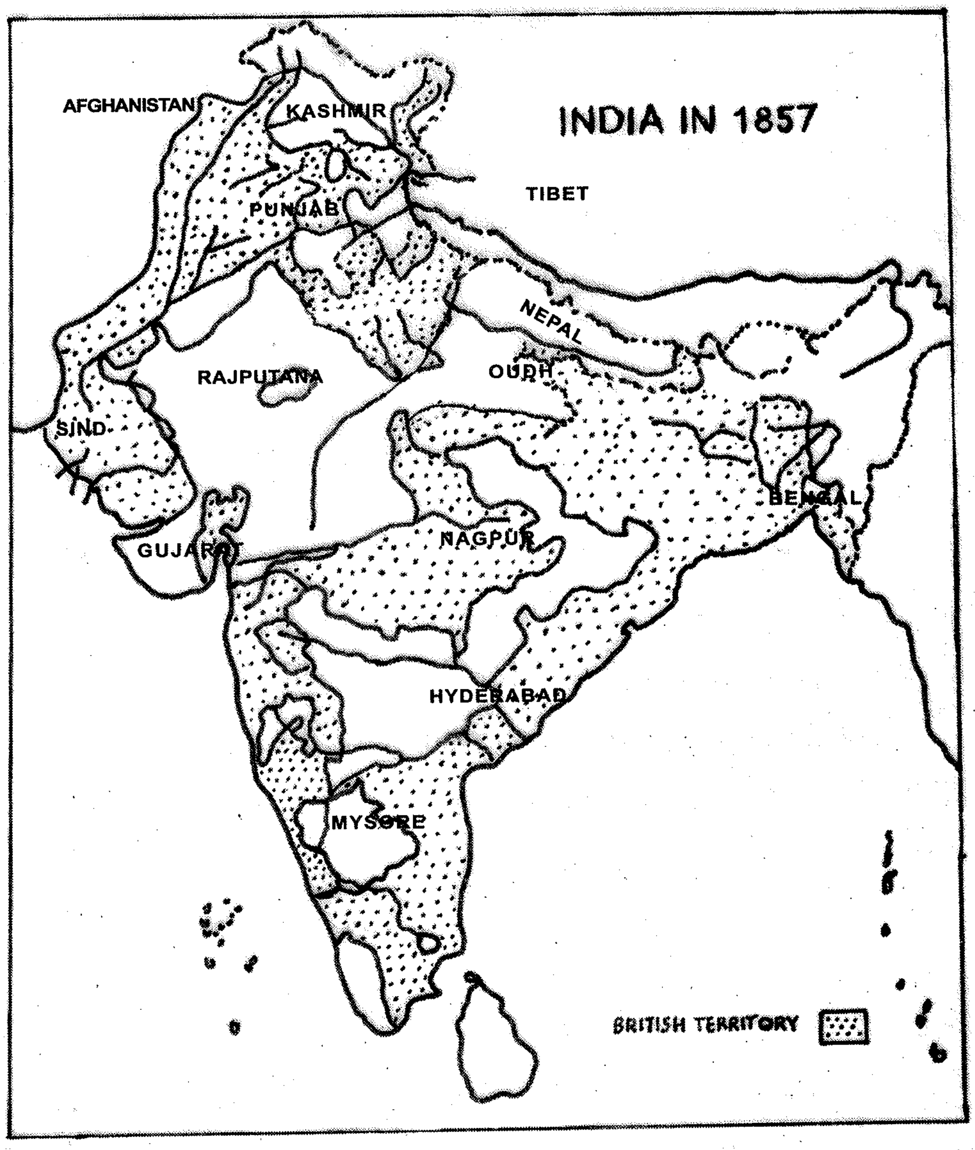
INDIA IN 1857
AFGHANISTAN
KASHMIR
TIBET
PUNJAB
NEPAL
RAJPUTANA
OUDH
SIND
BENGAL
GUJARAT
NAGPUR
HYDERABAD
MYSORE
BRITISH TERRITORY

خاص طور سے تبدیلی مذہب کی مہم چلانے کے لیے ہندوستان بھیجا گیا ہے ۔ 1856ء میں مذہبی مجبوریوں (Religious Disabilities) کے نام سے ایک قانون نافذ کیا گیا ۔ جس کی رو سے مذہب تبدیل کردینے والے لڑکے کو بھی اس کے باپ کی جائیداد میں قانونی وارث کا درجہ دیا گیا ۔

ٹیلی گراف ، دخانی جہاز (Steam Ships) اور ریلوے کی شروعات کو بھی لوگ شک و شبہ کی نظر سے دیکھنے لگے ۔ کیوں کہ ان کے خیال میں یہ تبدیلی عقیدہ کی ایک مخفی کوشش تھی ۔ اس طرح لوگ ڈر اور خوف کا شکار ہوئے مغربی تہذیب اور تعلیم کے عام ہونے سے پنڈتوں اور مولویوں کی عزت اور توقیر متاثر ہوئی ۔ چناں چہ انھوں نے یہ آواز اٹھائی کہ "ہمارا مذہب اور رسومات بہت خطرے میں ہیں" ان کو عوام کی تائید بھی حاصل ہوئی ۔ عام طور پر عوام میں بے چینی اور عدم اطمینان کا احساس بڑھتا گیا ۔ ان کا یہ خیال تھا کہ حکومت ہندوستان کے سماجی نظام میں مداخلت کررہی ہے ۔ مذہبی رسومات اور اعتقادات تباہ کیئے جارہے ہیں اور لوگوں کو عیسائی بنایا جارہا ہے ۔

14.2.3 معاشی اسباب

انگریزوں کی معاشی استحصال (Expolitation) کی حکمت عملی بے اطمینانی کا اصل سبب تھی ۔ انگریزوں نے ہندوستان کے معاشی ذریعوں کا استحصال کیا اور یہاں کے معاشی استحصال کی قیمت پر وہ خود دولت مند بنے ۔ انھوں نے یہاں کی دولت کو اپنے ملک منتقل کیا ۔ ہندوستانی صنعتیں زوال سے دوچار ہوگئیں ۔ ہندوستان کے سوتی مال (Cotton Goods) اور سلک کے مال (Silk Goods) کی بیرونی مارکٹ میں مسابقت ناممکن ہوگئی تھی کیوں کہ ہندوستانی مال پر بھاری شرح محصول عائید کی گئی تھی ۔ بڑھتی ہوئی غربت اور قحط کی وجہ سے ہر طرف بے سکونی کا دور دورا تھا ۔ محتاج لوگ مایوسی کے عالم میں بغاوت میں اس امید کے ساتھ شریک ہوئے کہ شائید ان کے حالات ٹھیک ہوجائیں ۔ ہندوستان کی ریاستوں کے الحاق سے متعدد قسم کے معاشی اور سماجی اثرات وقوع پذیر ہوئے ۔ سماج کا معزز طبقہ اقتدار اور مرتبہ سے محروم کردیا گیا ۔ دکن میں ہزاروں جاگیریں (بادشاہی حکومت میں امرا کو تنخواہ کے بجائے زمین دی جاتی تھی) ضبط کرلی گئیں ۔ نواب اودھ کی فوج کو برطرف کردیا گیا ۔ چناں چہ بے روزگار سپاہی شدید بے چینی کا شکار ہوئے ۔ اور اودھ کی حالت غیر تشفی بخش ہوگئی ۔ بڑے عہدے انگریزوں ہی کے لیے مختص تھے ۔ جن کو بھاری تنخواہیں دی جاتی تھیں ۔ عاملانہ عہدوں (Executive Posts) سے تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کو محروم رکھا گیا ۔ انگریز ہندوستانیوں کو کمزور اور کمتر درجے تک پہنچانا چاہتے تھے وہ ہندوستانیوں کو لکڑہارے کی طرح کاٹ ڈالنا اور پانی کی طرح بہا دینا چاہتے تھے ۔ مختصر یہ کہ انگریزوں کی معاشی حکمت عملی کے باعث نہ صرف کسان ، صناع ، دستکار بل کہ زمیندار اور دیگر خوشحال طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی مفلس ہوچکے تھے ۔ یہ سب ہی انگریزوں کی حکمرانی کے مخالف ہوگئے اور ان کی حکومت کو ختم کرنے کی سنجیدہ کوشش کرنے لگے ۔

14.2.4 فوجی اسباب

لارڈ آک لینڈ (Lord Auckland) کے عہد سے ہی فوج کا نظم و ضبط (Discipline) خراب ہوگیا تھا ۔ جس کی اطلاع لارڈ ڈلہوزی نے حکومت برطانیہ کو ان الفاظ میں روانہ کردی تھی۔ "فوج میں شامل تمام ملازمین اوپر کے درجہ سے نچلی سطح تک بدنام اور رسوا کن حیثیت رکھتے ہیں" ہندوستانی فوج یوروپین اور ہندوستانیوں پر مشتمل تھی۔ یوروپین قوم سے تعلق رکھنے والے سولجرس (Soldiers) اور ہندوستانی سپاہی (Sepoys) کہلاتے تھے۔ ہندوستانی سپاہیوں میں عدم اطمینان اور بے چینی کی فضا تھی۔ یورپی اور ہندوستانی فوجیوں کی تعداد میں فرق ہمیشہ ہی بڑھتا رہا۔ 1856ء میں ہندوستانی فوج دو لاکھ سے زیادہ افراد پر مشتمل تھی۔ جب کہ انگریز سولجرس (Soldiers) کی تعداد پینتالیس (45) ہزار سے بھی کم تھی۔ ہندوستانی سپاہیوں اور انگریز سولجرس (Soldiers) کے درمیاں بھائی چارگی کا احساس موجود نہیں تھا۔ ہندوستانی سپاہیوں کو انگریز سپاہیوں سے کمتر سمجھا جاتا تھا۔ حالاں کہ ہندوستانی سپاہیوں نے ہندوستان میں انگریزی حکومت کے قیام کے سلسلے میں کافی مدد کی تھی۔ اس کے باوجود ان کے ساتھ اہانت آمیز سلوک کیا جاتا تھا۔ ان کو معقول معاوضہ بھی نہیں دیا جاتا تھا۔ ان کی تنخواہیں کم تھیں اور ان کے لیے ترقی کے مواقع محدود تھے۔ نہ صرف یہ بل کہ ان کے قواعد ملازمت بہت سخت تھے۔ کوئی بھی ہندوستانی صوبیدار (Subedar) کے عہدہ سے آگے پہنچ نہیں پاتا تھا۔ ایسے حالات انگریزوں کے خلاف ہتھیار اٹھانے میں ہمت افزائی کا باعث بنے۔

14.2.5 فوری سبب

1857ء کی بغاوت کا فوری سبب چربی کے کارتوس (GreasedCartridges) بنے۔ 1856ء میں لارڈ کیننگ (LordCanning) نے فوجیوں کو ایک نئی بندوق سربراہ کی جس کو (NewEnfieldRifle) کہا جاتا تھا۔ اس بندوق کو بھرنے (Load) سے پہلے کارتوس (Cartridge) کے اوپری حصے کو دانت سے کاٹنا پڑتا تھا۔ جنوری 1875ء میں بنگال کی فوج میں یہ افواہ (Rumour) پھیلادی گئی کہ چربی والے کارتوسوں (Greased Cartridges) میں سور (Pig) اور گائے کی چربی استعمال کی گئی ہے۔ اس خبر سے ہندوؤں اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات متاثر ہوئے اور ہندوستانی سپاہیوں نے ان کارتوسوں کے استعمال سے انکار کردیا۔ انگریزوں نے اس انکار کو عدول حکمی (Insubordination) سے تعبیر کیا۔ 29 مارچ 1857ء کو بارک پور کے سپاہیوں نے بھی ان کارتوسوں کے استعمال سے انکار کردیا۔ نہ صرف یہ بل کہ ایک ہندوستانی سپاہی منگل پانڈے نے ایک یوروپین عہدہ دار پر حملہ کیا اور اس کو ہلاک کرڈالا۔ کارتوسوں کے استعمال سے انکار پر میرٹھ (Meerut) کے پچاسی (85) سپاہیوں کو فوجی عدالت کی جانب سے لمبی مدت کی سزائے قید دی گئی۔ 10 مئی کو سپاہیوں نے کھلی بغاوت کردی۔ انھوں نے اپنے عہدہ داروں کو قتل کیا۔ اپنے ساتھی سپاہیوں کو قید سے رہائی دلوائی اور دہلی کی جانب پیشقدمی کی۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے

1۔ ڈلہوزی کی کونسی حکمت عملی 1857ء کی بغاوت کے لیے ذمہ دار بنی؟

2۔ انگریزوں کی معاشی حکمت عملی کا 1857ء کی بغاوت میں کیا حصہ رہا؟

14.3 بغاوت کے واقعات

میرٹھ (Meerut) کے باغی اور دہلی کے سپاہیوں نے مل کر کئی انگریز سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ باغیوں کی اس مشترکہ فوج نے دہلی پر قبضہ کرلیا اور بہادر شاہ دوم کے شہنشاہ ہند ہونے کا اعلان کردیا۔ دہلی کا ہاتھ سے نکل جانا انگریزی وقار پر ایک کاری ضرب تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہ بغاوت ہندوستان کے شمالی اور وسطی حصے میں پھیل گئی۔ لکھنو، الہ آباد، کانپور، بریلی، بنارس، آگرہ، جھانسی اور بندیل کھنڈ میں لڑائی کے منظر دیکھنے میں آئے۔ پنجاب کے سکھ پرسکون رہے۔ حیدرآباد بھی غیر متاثر رہا۔ ہندوستان کا جنوبی علاقہ وندھیا (Vindhyas) گڑبڑ سے محفوظ رہا۔

دہلی کی دوبارہ فتح انگریزوں کے لیے ایک اہم نفسیاتی مسئلہ بن گئی۔ چناں چہ انگریزوں نے اپنی تمام تر کوشش اسی جانب مبذول کی۔ اس مقصد کی تکمیل کے لیے پنجاب سے فوج طلب کی گئی جو باغیوں پر دہلی کی شمالی سمت سے حملہ آور ہوئی۔ سپٹمبر 1857ء میں سرجان نکلسن (Sir John Nicholson) نے دہلی کو دوبارہ فتح کرلیا، شہنشاہ کو گرفتار کرلیا گیا۔ عمر قید کی سزا سنائی گئی اور اس کو رنگون بھیج دیا گیا۔ جہاں جلاوطنی کی حالت میں وہ 1862ء میں وفات پا گیا۔ بہادر شاہ دوم کے دو لڑکوں کو پہلے ہی اس کی نظروں کے سامنے قتل کیا جاچکا تھا۔ اس طرح مغل سلطنت کا خاتمہ ہوگیا۔ جنرل نیل (General Neil) کی نگرانی میں ہزاروں لوگوں اور سپاہیوں کو بے رحمی کے ساتھ موت کی نیند سلادیا گیا۔

4 جون 1857ء کو لکھنو میں بغاوت ہوئی۔ باغیوں نے ریزیڈنسی (Residency) کی جانب پیش قدمی کی اور رزیڈنٹ سرہنری لارنس (Sir Henry Lawrence) کو ہلاک کر ڈالا۔ حالاں کہ جنرل ہیولاک (General Havelock)، ہنری لارنس کو باغیوں سے آزاد کرانے کی خاطر لکھنو بھیج چکا تھا لیکن اس کو اپنے مقصد میں ناکامی ہوئی اور اس کی فوج کے کئی سپاہی بھی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ جنرل نیل (General Niel) جو دہلی میں کثیر ہلاکتوں کا ذمہ دار تھا قتل کردیا گیا۔ کولن کیامپ بل (Colin Campbell) کو تازہ دم فوج کے ساتھ لکھنو بھیجا گیا۔

جس نے باغیوں کو شکست دی اور لکھنو کو دوبارہ فتح کرلیا۔ اس کے باوجود باغیوں کی جانب سے گوریلا (Guerilla) طرز جنگ (گھات لگا کر حملہ کرنا یا چھاپہ مار جنگ) کا سلسلہ سپٹمبر 1858ء تک جاری رہا۔

کانپور میں انگریزی فوجی دستے کے سربراہ ہگ ویلر (Hugh Wheeler) نے باغیوں کی اطاعت قبول کرلی۔ اس فتح کے بعد باغی سپاہیوں نے نانا صاحب کی پیشوائی کا اعلان کردیا۔ یہ سب کچھ جون 1857ء میں ہوا۔ تانتیا ٹوپے (Tantia Tope) ،نانا صاحب کا طرف دار تھا اور ان سے تعاون کررہا تھا۔ لکھنؤ کی انگریزی فوجی کارروائی کا دوبارہ کانپور کی فتح سے گہرا تعلق تھا۔ دوسری طرف کیمپ بل (Campbell) 6 ڈسمبر کو کانپور پر اپنا قبضہ بحال کرنے میں کامیاب ہوگیا اور تانتیا ٹوپے (Tantia Tope) وہاں سے جان بچاکر جھانسی کی رانی کے پاس پہنچ گیا۔

جون 1857ء میں جھانسی میں انگریزوں کے خلاف فوجی بغاوت ہوئی اور راجا گنگادھر راؤ کی بیوہ لکشمی بائی کی حکمرانی کا اعلان کردیا گیا۔ لیکن انگریز کمانڈر سرہیوگ روز (Sir Hugh Rose) نے 3 اپریل 1858ء میں جھانسی کو دوبارہ فتح کرلیا۔ اس واقعہ کے بعد رانی اور تانتیا ٹوپے نے گوالیار کی سمت میں پیش قدمی کی، جہاں پر ہندوستانی سپاہیوں نے ان کا خیر مقدم کیا۔ اس بغاوت کے دوران سندھیا نے انگریزوں سے اپنی وفاداری برقرار رکھی۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ گوالیار چھوڑ کر آگرہ میں پناہ گزیں ہوا۔ انگریزوں نے جون 1858ء میں گوالیار دوبارہ فتح کرلیا۔ رانی لکشمی بائی انگریزوں سے مقابلہ کرتے ہوئے میدان جنگ میں ماری گئی۔ تانتیا ٹوپے فرار ہوگیا، لیکن بعد میں وہ گرفتار کرلیا گیا۔ اس پر مقدمہ چلایا گیا اور پھانسی کے ذریعے سزائے موت کے فیصلے کی تعمیل کی گئی۔ رانی لکشمی بائی اور تانتیا ٹوپے کی موت سے 1857ء کی عظیم بغاوت کا خاتمہ ہوگیا۔

بغاوت کے دوران اور بغاوت کے بعد کثیر جانی نقصان ہوا۔ ایک یورپی کی جان کا بدلہ لینے کی خاطر سینکڑوں ہندوستانیوں کو ہلاک کیا گیا۔ کم عمر اور بے گناہ لڑکوں کو صرف بغاوت کا پرچم لہرانے کے جرم میں پھانسی پر چڑھا دیا گیا۔ ایک ہی مقام الہ آباد میں چھ ہزار لوگ ہلاک کیئے گئے۔ مسلمانوں کو سور (Pig) کی چربی میں لپیٹ کر دریاؤں میں پھینکا گیا اور ہندوؤں کو زبردستی گائے کا گوشت کھلایا گیا۔ ان ہلاکتوں کا مقصد ہندوستانیوں کے دلوں میں خوف اور دہشت پیدا کرنا تھا۔

14.4 بغاوت کی ناکامی کے اسباب

باغی اپنا مقصد حاصل کرنے میں ناکام رہے اور بغاوت ناکام ہوگئی۔ بغاوت کی ناکامی کے مختلف اسباب ہیں۔

پہلا سبب یہ تھا کہ بغاوت چند مقامات کی حد تک ہی محدود رہی اور تنظیم ناقص تھی۔ جس کے باعث یہ سارے ملک میں وسعت اختیار نہیں کرسکی۔ بمبئی اور مدارس کی فوجیں انگریزوں کی وفادار رہیں۔ سندھ، راجستھان، کشمیر، مشرقی بنگال اور پنجاب کا ایک بڑا حصہ بغاوت میں شریک نہیں ہوا۔ سلطنت برطانیہ اعلا ترین وسائل کی حامل تھی۔ جب کہ باغی اس سے محروم تھے۔ براعظم یورپ میں برطانیہ کی کریمیا (Crimea) اور چین (China) سے جنگ 1856ء میں ختم ہوچکی تھی۔ جس کے باعث برطانوی افواج کو باغیوں کے خلاف استعمال کرنے میں سہولت ہوئی۔ ہندوستانی سپاہیوں کے پاس بہت کم

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE * MANUU
IMC LIBRARY
Hyderabad-34.

بندوقیں (Guns) تھیں۔ ان کا زیادہ انحصار تلواروں (Swords) اور بھالوں (Spears) پر تھا۔ دوسری طرف انگریز اس وقت کے عصری ہتھیاروں سے لیس تھے۔ تار اور ٹپہ (Post and Telegraph) پر انگریزوں کا قبضہ تھا یہ عوامل (Factors) انگریزوں کی فتح کا باعث بنے۔

1857ء کی بغاوت بڑی حد تک جاگیردارانہ طرز کی تھی۔ اودھ، روہیل کھنڈ اور شمالی ہند کے چند حکمراں بغاوت میں شامل تھے۔ جب کہ چند دوسرے سردار جن کا تعلق پٹیالہ، جھنڈ (Jhind)، گوالیار اور حیدرآباد سے تھا بغاوت کو دبانے میں انگریزوں کی مدد کررہے تھے۔ تمام وفادار سرداروں اور زمینداروں کو انگریزوں نے شاندار انعامات سے نوازا۔

بغاوت نامناسب ڈھنگ سے منظم کی گئی تھی۔ چناں چہ بغاوت پر قابو پانے میں انگریز کامیاب ہوئے۔

14.5 بغاوت کی نوعیت

1857ء کی بغاوت کے بارے میں مورخین کی رائے منقسم ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ صرف غدر (Mutiny) تھا جو فوج کی حد تک محدود رہا۔ بعض اس کو عیسائیوں کے خلاف مذہبی جنگ سے موسوم کرتے ہیں یا پھر اس کو نسلی (Racial) تنازعہ کا درجہ دیتے ہیں۔ جو اپنی برتری منوانے کی خاطر کالوں (Blacks) اور گوروں (Whites) کے درمیان وقوع پذیر ہوا۔ چند مورخین اس کو مشرق اور مغربی تہذیبوں کے ٹکراؤ سے تعبیر کرتے ہیں۔

اشوک مہتا (Ashok Mehta) نے اپنی کتاب " 1857ء کی بغاوت " (The Rebellion of 1857) میں اس واقعہ کو قومی کردار کے نقطہ نظر سے بیان کیا ہے۔ ویر ساورکر (Virsavarkar) کے نزدیک باغیوں کے رہنما بہادر ضرور تھے لیکن ان میں تجربہ کی کمی اور متحدہ عمل کا فقدان تھا۔ اور وہ مشترکہ منصوبہ بندی سے عاری تھے۔ جس کی وجہ سے ملک کے مختلف حصوں کے باغیوں کے درمیان تال میل کی کمی تھی۔

باغیوں کے پاس کوئی مشترکہ نظریہ نہیں تھا۔ سوائے اس کے کہ وہ بیرونی طاقت کے تعلق سے مخالفانہ جذبہ رکھتے تھے۔ باغیوں کے رہنما اچھے جنرل کی صفات سے محروم تھے۔ بلاشک وشبہ ناناصاحب، تانتیا ٹوپے اور جھانسی کی رانی بہادر اور وطن پرست تھے۔ لیکن ان میں اچھے جنرل کی خصوصیات اور فوجی تربیت کی کمی تھی۔ جب کہ انگریز اچھی فوجی صلاحیت کے حامل تھے۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے پاس لارنس برادران (Lawrence Brothers)، نکلسن (Nicholson)، اوٹ ریم (Outram)، ہاولاک (Havelock) اور ایڈوارڈ (Edwards) وغیرہ جیسے زبردست فوجی جنرلس موجود تھے جو سخت ترین معرکوں کا تجربہ رکھتے تھے۔

یہ بغاوت قومی آزادی کے لیے پہلی منصوبہ بند جنگ کا درجہ رکھتی ہے۔ مجمدار (Majumdar) اور ایس۔ این۔ سین (Sen S.N) جیسے مورخین کا یہ خیال ہے کہ 1857ء کی بغاوت محتاط منصوبہ بندی اور ذہین شخصیتوں کی فکر کا نتیجہ نہیں تھی۔ بہرحال مورخین کی رائے ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ بہادرشاہ کے مقدمہ میں اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ وہ منصوبہ بند سازش کا ایک فریق تھا۔ لیکن جو شہادتیں پیش کی گئیں ان سے

انگریز عہدہ دار بھی مطمئن نہ ہوسکے اور دوران مقدمہ یہ بات صاف طور پر ظاہر ہوگئی کہ بغاوت کا واقعہ بہادر شاہ کے لیے بھی انتہائی حیران کن تھا جتنا کہ انگریزوں کے لیے۔

1857ء کی بغاوت بحیثیت مجموعی قومی جدوجہد نہیں کہلائی جاسکتی۔ کیوں کہ اس کے رہنما مثلاً بہادر شاہ دوم، ناناصاحب اور حتیٰ کہ جھانسی کی رانی بھی اپنے شخصی اسباب کی بنا پر جنگ میں شریک تھیں؛ سوائے چند مقامات کے اس تحریک کو کہیں اور تائید حاصل نہیں ہوئی۔ انگریزوں کے خلاف لڑائی میں اہم ترین حصہ سپاہیوں کا تھا۔ سپاہیوں کی اپنی شکایات تھیں اور اس سے قبل بھی ایسی ہی شکایات کے پیش نظر بہت سے موقعوں پر مقامی نوعیت کے غدر وقوع پذیر ہوئے تھے۔ اس لیے انگریز مورخین اس واقعہ کو غدر کا نام دیتے ہیں جب کہ ہندوستانی اس کو پہلی جنگ آزادی سے موسوم کرتے ہیں۔ گو کہ اس کا آغاز سپاہیوں کے غدر کی حیثیت سے ہوا، لیکن بہت جلد یہ بغاوت مختلف مذاہب کے لوگوں پر محیط ہوگئی اور قومی آزادی کی تحریک کی شکل اختیار کرگئی۔

14.6 بغاوت کے اثرات

گو کہ 1857ء کی بغاوت کو دبا دیا گیا لیکن اس بغاوت کے نتیجہ میں برطانوی حکمرانی کی شاندار عمارت کی بنیادیں ہل گئیں۔ ایک انگریز لارڈ کرومر نے اس بغاوت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ان الفاظ میں اپنی تمنا کا اظہار کیا ہے "میری یہ خواہش ہے کہ نئی انگریز نسل بغاوت کے بارے میں معلومات حاصل کرے، اس کے اسباب کی نشاندہی کرے، ان کو سمجھے اور اس میں مضمر خطرات سے آگاہ ہو"۔ بغاوت کے بعد انگریزوں نے کھلے طور پر تقسیم کرو اور حکومت کرو (DivideandRule) کی حکمت عملی کو اپنایا۔ کلیدی موقف کے حامل شہری اور فوجی مقامات پر سخت ترین انتظامات کیئے گئے۔

ملکہ برطانیہ نے یکم نومبر 1858ء کو ایک شاہی فرمان جاری کیا، جس کے ذریعے ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت ختم کردی گئی اور ہندوستان کو تاج برطانیہ (British Crown) کے تحت کرلیا گیا۔

1858ء کے قانون کے ذریعے ہندوستان کے نظم و نسق کو چلانے کے لیے ایک معتمد برائے ہند (Secretary of the State for India) کا تقرر کیا گیا اور اس کو مدد دینے کی خاطر پندرہ اراکین پر مشتمل ایک مجلس مشاورت (AdvisoryCouncil) تشکیل دی گئی۔ اس کو انڈیا کونسل (India Council) کے نام سے موسوم کیا گیا۔ کمپنی کے سابق نظما (Directors) کو انڈیا کونسل میں شامل کیا گیا۔ ہندوستان میں گورنر جنرل کو ایک زاید خطاب "وائسرائے" (Viceroy) کے ساتھ برقرار رکھا گیا۔ نیز 1858ء کے قانون کے ذریعے ہندوستانی معاملات کے دیکھ بھال کی راست ذمہ داری تاج برطانیہ پر عاید کی گئی۔

ملکہ برطانیہ کے اعلان میں علاقائی توسیع پسندی کی مخالفت کی گئی اور مقامی حکمرانوں کے حقوق، ان کی عزت اور وقار کے تحفظ کا تیقن دیا گیا۔ نیز خاطیوں کو عام معافی دی گئی۔ سوائے ان کے جو راست طور پر انگریزوں کے قتل میں ملوث تھے۔ بغاوت کے دوران جن مقامی ریاستوں نے انگریزوں کی مدد کی تھی ان کو قیمتی انعامات سے نوازا گیا۔

اودھ (Oudh) سے تعلق رکھنے والے ان تعلقداروں کو باز مامور (reinstate) کیا گیا، جنھوں نے بغاوت کے دوران انگریزوں کی مدد کی تھی۔ یہ تعلقدار اپنے کو انگریزوں کا حمایتی اور خود کو جاگیردار اودھ (Barons of Oudh) کہتے ہوئے فخر محسوس کرتے تھے۔

ملکہ کے اعلان نے ملازمتوں میں تقررات کے معاملے میں نسلی امتیازات کے خاتمہ کا بھی وعدہ کیا۔ اس بات کی ضمانت دی گئی کہ تقررات میں تعلیم، قابلیت اور یکجہتی (Integrity) کو معیار بنایا جائے گا۔ چناں چہ 1861ء میں ہندوستانی قواعد ملازمت کا قانون (Indian Civil Service Act) منظور کیا گیا جس کے ذریعے سال میں ایک بار لندن میں امتحانات منعقد کرنا طے پایا تاکہ سرکاری شہری خدمات (Civil Service) کے لیے اہل امیدواروں کو منتخب کیا جاسکے۔

1857ء کی بغاوت کے بعد انگریزوں نے فوجی ڈھانچے کی تنظیم جدید پر زیادہ توجہ کی۔ ہندوستان میں یورپی فوجیوں کی تعداد میں اضافہ کیا گیا اور ہندوستانی فوجیوں کی تعداد گھٹادی گئی۔ عام طور پر اس اصول پر عمل کیا گیا کہ بنگال میں ایک ہندوستانی اور دو انگریز، بمبئی اور مدراس میں ایک ہندوستانی اور تین انگریز کے تناسب کو برقرار رکھا جائے اور اس کے علاوہ فوج کے تمام اعلا عہدے انگریزوں کے لیے مختص کردیئے گئے۔

1857ء کی بغاوت کا بنیادی سبب انگریزوں کے انتظامیہ اور ہندوستانی عوام کے درمیان ربط (Contact) کی کمی تھا۔ اس بات کو محسوس کرتے ہوئے 1861ء کے انڈین کونسل ایکٹ (Indian Council Act) کے ذریعہ حکومت میں زیادہ ہندوستانیوں کی نمایندگی کے لیے گنجائش رکھی گئی تاکہ غلط فہمیوں کا ازالہ ہوسکے۔

بغاوت کے بعد تعصب کی بدبختانہ فضا پیدا ہوئی۔ نسلی امتیازات میں شدت پسندی اس جدوجہد کا بدترین ورثہ ثابت ہوئی۔ انگریز ہندوستانیوں کو پوری طرح انسان نہیں سمجھتے تھے بل کہ وہ ان کو نصف گوریلا اور نصف حبشی (Negro) مانتے تھے۔ انگریزوں کا یہ خیال تھا کہ ہندوستانی فروتر انسانی مخلوق (Sub human creature) ہیں۔ ان کو قابو میں رکھنے کے لیے ایک اعلا طاقت ضروری ہے۔

برطانوی شہنشاہیت کے نمائندے ہندوستانیوں کو ناقابل بھروسہ سمجھتے تھے اور ہر قسم سے ان کی توہین کی جاتی تھی۔ حکمراں طبقہ اپنے کو بہت ہی اعلا اور حاکم نسل (Master Race) سمجھتا تھا۔ اس کے نتیجہ میں حاکم اور محکوم کے درمیان خلیج بڑھتی گئی۔ 1857ء کی بغاوت برطانوی شہنشاہیت کے خلاف ایک عظیم جدوجہد تھی۔ جس سے لوگوں میں قومی جذبہ بیدار ہوا اور قومی تحریکات کے لیے راستہ ہموار ہوا۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے

3۔ کن علاقوں میں بغاوت وقوع پذیر نہیں ہوئی۔

.______________________________

.______________________________

.______________________________

4- 18 57ء کی بغاوت کے اہم اثرات کیا تھے۔

14.7 خلاصہ

1۔ بہت سے سیاسی، سماجی، مذہبی، معاشی اور فوجی اسباب 1857ء کی بغاوت کے لیے ذمہ دار تھے۔

2۔ میرٹھ، دہلی، لکھنؤ، الہ آباد، کانپور، بریلی، بنارس، آگرہ، اور جھانسی بغاوت کے اہم مراکز تھے۔ دونوں طرف سے شدید جانی نقصانات ہوئے۔

3۔ بغاوت مختلف وجوہات کی بنا پر ناکام ہوگئی۔ تمام شعبوں میں انگریزوں کی برتری کے سبب بغاوت کی ناکامی لازمی تھی۔

4۔ بغاوت ابتدا میں فوجیوں کی جانب سے شروع کی گئی بعد میں اس کی حیثیت قومی تحریک آزادی میں تبدیل ہوگئی۔

5۔ بغاوت کے بعد ہندوستان سے ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت ختم ہوگئی اور وہ راست برطانوی حکومت کے تحت آگیا۔

14.8 اپنی معلومات کی جانچ : نمونہ جوابات

1۔ ڈلہوزی کا اصول بازگشت (Doctrine of Lapse) بغاوت کا بہت بڑا سبب بنا۔

2۔ انگریزوں کی معاشی حکمت عملی نے کسانوں کو مفلس بنا دیا۔ بے روزگاری میں اضافہ نے بھی لوگوں کو معاشی پریشانیوں میں مبتلا کیا۔ معاشی حکمت عملی کے سبب عدم اطمینان کی فضا پیدا ہوئی جو 1857ء کی بغاوت کے لیے ذمہ دار بنی۔

3۔ بمبئی، پنجاب، سندھ، راجستھان، کشمیر اور جنوبی ہند بغاوت سے محفوظ رہے۔

4۔ 1857ء کی بغاوت کا اہم ترین نتیجہ ہندوستان پر راست برطانیہ کی حکمرانی کے قیام کی صورت میں ظاہر ہوا۔

14.9 نمونہ امتحانی سوالات

I۔ ہر سوال کا جواب تیس (30) سطروں میں لکھیے۔

1۔ 1857ء کی بغاوت کے اسباب بیان کیجیے؟

2۔ بغاوت کے فوری اثرات اور مابعد طویل مدتی اثرات کا تنقیدی جائزہ لیجیے

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE IMC LIBRARY Hyderabad

II ذیل کے ہر سوال کا جواب تیس (30) سطروں میں دیجیے۔

1 1857ء کی بغاوت کے اہم واقعات بیان کیجیے۔

2 1857ء کی بغاوت کی ناکامی کے اسباب کیا تھے۔

14.10 سفارش کردہ کتابیں

Holmes, T.R.E.	*History of the Indian Mutiny*
Khan, Sir Syed Ahmed	*The Causes of the Indian Revolt*
Majumdar, R.C.	*The Mutiny and Revolt of 1857*
Mehta, Ashok	*Eighteen Fifty Seven*
Sen, S.N.	*Eighteen Fifty Seven*
Spear, Perceival	*History of India, Vol.II*
Thompson, E.	*The other side of the Medal*
Thompson & Garret	*Rise and fulfilment of British Rule in India*

K.S.S.Seshan

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE LIBRARY
Accn No BA-0H
Date 03.08.2015
MANUU * HYDERABAD *